

ایضاً الامتے

عبدالرحمن بن عوف
رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ فنون : ۱۸۷۲
خیابان سرسید سیکرٹری راولپنڈی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ قانون تو نہیں لیکن کسی حد تک حقیقت ضرور ہے کہ فقر جرات دیتا ہے۔ اور ثروت شجاعت پھیلتی ہے۔ دولت حیلوں کی دہلیز سے ملتی ہے۔ اور فقر کو چہرے بے نیاز کا عطیہ ہوتا ہے۔ دولت کو قائم رکھنا ہو تو عقل مشاق کی ضرورت ہوتی ہے اور فقر کو قائم رکھنا ہو تو دل بے تاب کی حاجت ہوتی ہے۔ جیسے آگ اور پانی کا جوڑ نہیں ایسے ہی فقیروں اور دنیا گیروں کی راہیں یکساں نہیں۔ ————— یہ سب کچھ حقیقت ہونے کے باوجود ایک چشمہ فیض ایسا ہے جہاں شیر اور بکری اکٹھے بیٹھے دکھائی دیتے ہیں۔ جہاں دنیا آخرت کے لئے ہوتی ہے اور آخرت دنیا کے لئے۔ ہاں !

در رسالتاب صلی اللہ علیہ وسلم انبیا اکرم وہ جا ہے جہاں محمود و ایاز ایک ہی صف میں دکھائی دیتے ہیں۔ جہاں عقل اور عشق کی راہیں مل جاتی ہیں۔ جہاں شریعت اور طہارت آفتاب ماہتاب کی طرح ایک دوسرے کے تتبع میں رہتے ہیں۔ جہاں دولت ہوتی ہے لیکن جرات اور شجاعت کے ساتھ اور فقر ہوتا ہے لیکن عقل اور احساس کے ساتھ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی توجہ معجزانہ کے ساتھ ناممکن کو ممکن بنا دیا اور اپنے لائق صحابہ رضی اللہ عنہم کی صورت میں نفسیاتی عظمتوں کی وہ کوکب افشانی کی جس کی نظیر پیش کہنا نامایحسانی کے بس کا زوگ نہ رہا۔

مہدی نبوت میں پروان چڑھنے والے انہی عظیم اور جلیل القدر بزرگوں میں سے ایک حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، تھے۔

شاداب چہرہ

سفید رنگت
گداز جسم

وجہ وجود
گھنی دارطھی

گنجان پٹے

لحیم پتھیلیاں
ضخم انگلیاں

سیاہ آنکھیں
دراز پلکیں

چوڑی پیشانی
سجیدہ ادائیں

شان آر حلیہ

بڑے کلمے کے انسان تھے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

شاہی میں گدائی کا عجیب نمونہ

دولت داری میں فقر آری کا لامانی پیکر

شورش دوراں میں نازشیں ایام

اور بدی کے صحرا میں نیکی کی نسیم صبح دم

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

”عام الفیل“ میں دس سال بعد پیدا ہونے والے عبد الرحمن کا نام زمانہ جہالت میں ”عبد

الکعبہ یا عبد عمرو رکھا تھا۔ اسلام لائے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نام تبدیل کر دیا۔ اور

”عبد الرحمن“ کے اسم نور پرور سے مشرف فرمایا۔ آپ کی کنیت ”ابو محمد“ تھی اور والد ماجدہ کا

نام ”الشفا“ تھا۔ نسبی اعتبار سے بنو زہرہ یا بنو کلاب سے تعلق رکھتے تھے حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کے ”دار ارقم“ میں داخل ہونے سے پہلے ہی آپ اسلام قبول کر چکے

تھے !!
 نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے !!
 خدمت معراجِ زندگی ہے !!
 اور !!
 جہاد تزکیہ افکار و اعمال ہے !!
 زندگی کے یہ وہ بین اصول ہیں جو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے تا دمِ آخر اپنائے

رکھے !!
 والعصر !!
 زندگی بھرا پورا نماز، جہاد اور خدمت کے علاوہ کسی چوتھے کالم میں مشغول نہ دیکھا
 گیا !!
 اس لئے کہ اعمالِ صالحہ انہی تین پھولوں کی رنگ برنگ

کلیاں ہیں !!
 اللہ تعالیٰ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ایمان و اسلام سیرت و کندہ دار اور
 اخلاق و محاسن کی دولت دینے کے ساتھ ساتھ مادی دولت و ثروت سے بھی نواز رکھا
 تھا یہاں تک کہ آپ فرمایا کرتے تھے !!
 لَقَدْ رَأَيْتَنِي
 لَوْ رَفَعْتُ حَبْرًا
 لَوْجَدْتُ تَحْتَهُ فِضَّةً وَذَهَبًا !!

تو دیکھے گا !!
 اگر میں پتھر بھی اٹھاؤں !!
 تو اس کے نیچے سے سونا اور چاندی پاؤں !!
 دولت پائی
 دولت کھائی

دولت دیکھی

لیکن

باٹھنے کے لئے، لٹھکانے کے لئے اور بہانے کے لئے

کہاں اور کس پر ؟؟

فی سبیل اللہ !

اللہ کی راہ میں !

اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں !

غریبوں پر، فقیروں پر، راہ گیروں پر، مسکینوں پر اور اسیروں پر

جو پایا وہ بہایا _____ " سبحان اللہ !

خودی عظمت کا زینہ ہوتی ہے۔

"غنا" غنائے قلب کا نام ہوتا ہے اور

"استغنا" شخصیت میں چمک اور معاشرہ میں عروج کا باعث بنتی

ہے

عبدالرحمن بن عوف ان اٹھ لوگوں میں سے ایک تھے، جنہوں نے سب سے پہلے

دامن رسول صلی اللہ علیہ وسلم پکڑنے کی سعادت حاصل کی

یہی وجہ ہے کہ "خودی" "غنا" اور "استغنا" ایسی صفات کا وہ خزانہ

تھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں !

مدینہ شریف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ کا بھائی

بنایا !

"سعد نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا

میرے بھائی! مدینہ میں سب مال دار شخص میں ہوں۔
 جہاں سے چاہے اور جس طرح چاہے میرا مال لے اور میرے
 ہاں میری دو بیویاں ہیں ان میں سے جو تمہیں پسند آئے، میں
 اسے طلاق دیتا ہوں تو اس سے شادی کر لے۔
 حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، فرمانے لگے: .. !!

بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ

وَمَالِكَ

دَعُوْنِي عَلَى السُّوْفِ

وَنُخْرِجْ إِلَيْكَ السُّوْفَ، فَاشْتَرِي

وَبَاعْ

اللَّهُ تَبْرِي أَلْ وَمَالٍ فِي بَرَكَةِ دَالٍ

مجھے بازار لے جائیے

اور پھر بازار شریف لے گئے، مال خریدا، بیچا اور خوب ساندہ

اٹھایا

بے شک

الغلاب رسالتك صلى الله عليه وسلم !!

ایشان انصار اور

محنت مہاجرین کا بہت بڑا حصہ تھا

محنت اور ایثار ہی قوموں کا حقیقی سرمایہ ہوتا ہے !!

حضرت عمرو بن وہب سے مروی ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے دریافت

کیا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ

اس امت کے کسی اور شخص کو سبھی امام بنایا۔ آپ فرمانے لگے:

ایک سفر میں ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک

تھے۔

صبح کا وقت ہو گیا

آپ نے میرے اونٹ کی گردن پر مارا

میں سمجھا شاید آپ کو اس کی ضرورت ہے لیکن ایسے نہ تھا۔ تھوڑے آگے
 بڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اتر پڑے اور منظر سے غائب
 ہو گئے

خاصا وقت گزر گیا۔ واپس تشریف لائے تو آپ نے وضو فرمایا۔ ہم سوار ہو

گئے۔ _____ لوگوں کو اس حالت میں پایا کہ نماز

شروع ہو چکی تھی۔ _____ بلکہ ایک رکعت گزر گئی تھی۔ نماز کی امامت

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، فرما رہے تھے۔۔۔۔۔!!

میں نے انہیں اطلاع دینا چاہی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما

دیا۔۔۔۔۔!!

ہم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔۔۔!!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ

کی اقتدا میں نماز پڑھی

سُبْحَانَ اللَّهِ

اللَّهُ أَكْبَرُ

صرف نماز پڑھی بلکہ فرمایا

کسی نبی کی ہرگز اس وقت تک وفات نہیں ہوتی جب تک وہ اپنی امت کے

مرد صالح کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔

نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی امامت

یہ شرافت

یہ عظمت

یہ سعادت

یہ رحمت

دوہی آدمیوں کے حصہ میں آئی

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

اور

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت تقدیر بدل نے "عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو علم کا متوالا اور جہالت کا دشمن بنا دیا۔ آپ جب کبھی مکہ تشریف لے جاتے تو اس جگہ ٹھہرنا سخت ناپسند فرماتے جہاں ہجرت سے پہلے دورِ جہالت میں رہا کرتے

کیوں؟ اس لئے

کیوں؟ اس لئے

کیوں؟ اس لئے

کیوں؟ اس لئے

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے دونوں دور دیکھے

اندھیروں اور دبیز سیاہیوں کا

اجالوں اور نور و رحمت کا

کاتبِ تقدیر نے آپ کے حصے میں اُجالے اور روشنیاں لکھی تھیں

آپ نفرت رکھتے تھے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر دشمن سے

جہالت کے ہر انداز سے

اور

شعادت و ضلالت کی ہر قسم سے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت سے محبت دوزخ سے بچنے کا شیعہ

ہے !! ان سے محبت پل صراط سے کامیاب گزرنے کا ذریعہ ہے _____ ان سے مودت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی خوشنودی حاصل کرنے کا وسیلہ ہے

خوش نجات ہوتے ہیں وہ لوگ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سے جنون کی حد تک پیار تھا " تعلق تھا "

اور محبت تھی !!

مدینہ کی ایک پرسکون شام تھی "

افق شہر سے گردوغبار کا ایک طوفان

اٹھا "

"عروس البلاد" کی گلیاں اور کوچے ایک تجارتی

قافلے کے اونٹوں سے بھر گئے "

قافلہ دیکھنے لوگوں کا ہجوم ہونے لگا "

شور و شغب "

ہنگامہ و غوغا "

بے ربط آوازیں حجرہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں جا گھسیں _____ خانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اجہاں جبریل کے پر مارنے کا

نور بھی کسی نے نہ سنا تھا۔ فطری بات ہے یہ شور و شغب پسندیدگی سے نہ دیکھا گیا

أم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

نے پوچھا

مدینہ شریف میں آج کیا حادثہ پیش آگیا ہے

آپ سے کہا گیا یا ام المؤمنین رضی اللہ عنہ

کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا تجارتی قافلہ شام سے واپس لوٹا ہے۔

حضرت مائی صاحبہ نے مہر چھٹکا اور مجیب پر تیز تیز نگاہیں ڈالیں اور فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا۔
 رایت عبد الرحمن بن عوف یدخل الجنة
 حبوا

میں نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ڈگمگاتے قدموں سے جنت میں داخل ہوتے ہیں

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو جب حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی گئی تو آپ اٹھے اور فرمایا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اس قافلہ سے اونٹ کی ایک رسی بھی گھر نہیں لے جائے گا۔ یہ سب مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور اہل بیت الطہار اور مساکین مدینہ پر صرف ہوگا۔

اور پھر ایسے ہی ہوا کہ مال و متاع سے بھرے سات سوا اونٹ راہِ خدا میں خرچ کر دیئے گئے۔
 سبحان اللہ!!

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے صرف ایک مرتبہ راہِ خدا میں مال خرچ نہیں کیا بلکہ "انفاق فی سبیل اللہ" ان کی عادت تھی اور یہ عادت تا دمِ مرگ انہوں نے قائم رکھی۔

ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد

فرمایا

يا ابن عوف انك من الاغنيا

وانك ستدخل الجنة حبوا

فامر من الله يطلق لك شدة منك

انے ابن عوف تو عنی لوگوں سے ہے

بے شک تو جنت میں داخل ہو گا لیکن ڈگمگاتے قدموں
کے ساتھ
پس اللہ کو قرضِ حسنہ دے تاکہ تیرے قدم آزاد
ہوں

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس نصیحت کو اس طرح سینے سے لگایا
کہ فرماتے "میں کھانا صرف خرچ کرنے کے لئے ہوں"
مالدار ہونے کے باوجود اپنا کام ہاتھ سے کرتے، آپ کے ہاں کوئی خادم نہیں تھا اور
نہ ہی آپ غلام رکھنا پسند فرماتے تھے
مال دلوں کو سحت کرتا ہے اور دولت روحانیت کے لئے باعثِ مرگ بنتی
ہے۔ لیکن جو لوگ "الفاق فی سبیل اللہ کے عادی ہو جائیں تو ہر دم ان سے قریب
رہتا ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، مالدار تھے لیکن انفاق فی سبیل نے انہیں نرم
دل کر دیا تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر وہ آخرت کو یاد کرتے اور دیر دیر تک روتے
رہتے

ایک دن آپ کے سامنے کھانا رکھا تھا
کھانے پر نظر پڑی تو رو پڑے اور فرمانے لگے
مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ وہ مجھ سے بہتر تھے۔ لیکن جب
آپ کو کفن دیا گیا تو آپ کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا
ہو جاتا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے وہ بھی مجھ سے بہتر تھے انہیں بھی ایک چادر میں کفن
دیا گیا اور سہرا پر دنیا پر بہت روئے

خاکساری اور نیاز مندی کا یہ عالم تھا کہ آپ عام لوگوں یہاں تک کہ غلاموں کے ساتھ
گھل مل کر بیٹھ جاتے اور آپ کو ذرہ پروا تک نہ ہوتی۔ دولت بیشک عجب بیدار کرتی ہے۔
لیکن "عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ" اس سے پاک تھے۔

اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :
 "عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ"

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے ۔ ۔ ۔ !!
 "رثکِ فقر"

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ۔ ۔ ۔ !!

جاہ و دولت سے بے نیاز طبیعت رکھتے تھے ۔ ۔ ۔ !
 حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ ، جس وقت دنیا سے رخصت ہونے لگے
 تو جن چھ آدمیوں کا نام "بارِ خلافت" کے لئے منتخب فرمایا۔ ان میں سے ایک حضرت
 عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے ۔ ۔ ۔ !!

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ،
 نے بارِ خلافت اٹھانے سے انکار کر دیا

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ !!

اقتدار قبول کرنے سے انکار کیا ۔ ۔ ۔ !!

جاہ و منصب قبول کرنے سے انکار کیا

کتنا مشکل ہوتا ہے وہ مرحلہ ۔ ۔ ۔ ۹۹

جب دولت و جاہ چاروں طرف سے محاصرہ کر رہی ہو اور کوئی رثکِ رحمت شخص

اے پائے تحارت سے ٹھکرا دے ۔ ۔ ۔ !!

اس تاریخی موقع پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد

فرمایا : ۔ ۔ ۔ "

لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

يُصِفُكَ بِأَنَّكَ أَمِينٌ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ

وَأَمِينٌ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ ۔ ۔ ۔ "

لے اللہ !
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو سلسیل جنت سے سیراب کر

دومہ الجندل کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سر پر اپنے دست مقدس سے سیاہ عمامہ باندھا اور دشمن کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اسے ساری زندگی اپنے لئے سعادت تصور فرماتے رہے۔ جب کبھی امت پر کوئی مشکل وقت آتا تھا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ "سیاہ عمامہ" باندھ کر نکل آتے اور فرماتے لوگو دیکھو یہ وہ عمامہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر باندھا۔ "خلافت عثمان رضی اللہ عنہ" کے انتخاب کے وقت بھی آپ نے ایسے ہی فرمایا اور حضرت علی المرتضیٰ نے آپ کی امانت کی اور دیانت کی گواہی دی۔

مدینہ کے غریبوں کے ساتھ بیٹھنے والا سادہ لوح حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ میدان جہاد میں اتنا تلو "صاعقہ" بن جاتا۔ اکثر مشاہد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ رہا۔ یہاں تک کہ "غزوہ احد" میں بیس زخم آئے اور آپ لنگڑا کر چلنے لگے۔ منہ پر چوٹ آئی اور سامنے والے دانت گر گئے جس سے تو ٹلا کر بائیں کمرہ لگے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آپہنچا، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "عبدالرحمن! اگر تم پسند کرو تو تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار رحمت میں دفنایا جائے۔" حضرت عبدالرحمن "فرمانے لگے مجھے شرم محسوس ہوتی ہے کہ مجھے یہاں اتنی اونچی جگہ دفنایا جائے۔"

ادب

حسن ادب

اور

کمال ادب

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انکار فرمادیا کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

جوار نور میں دفنایا جائے۔ اس لئے بھی کہ انہوں نے عثمان بن مظعون سے یہ وعدہ کر رکھا تھا کہ جو بعد میں فوت ہوگا اسے دوست کے پہلو میں دفنایا جائے گا۔ بستر مرگ پر اپنا وعدہ یاد آگیا اور فرمایا مجھے "عثمان بن مظعون" کے پہلو میں دفنایا جائے۔

دوستی کی لاج رکھ لی۔

بلکہ سچ پوچھو تو دوستی پر کھنے کا پیمانہ دے دیا۔

رحلت کے وقت آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور فرماتے تھے کہ کہیں ایسے نہ ہو کہ میں کثرت مال کی بنا پر اصحاب رضی سے پیچھے رہ جاؤں۔

اپنا مک چہرہ تمنا اٹھا اور نور و رحمت میں اللہ سے جلتے جیسے اپنے سن لیا

عبدالرحمن بن عوف فی الجنۃ۔

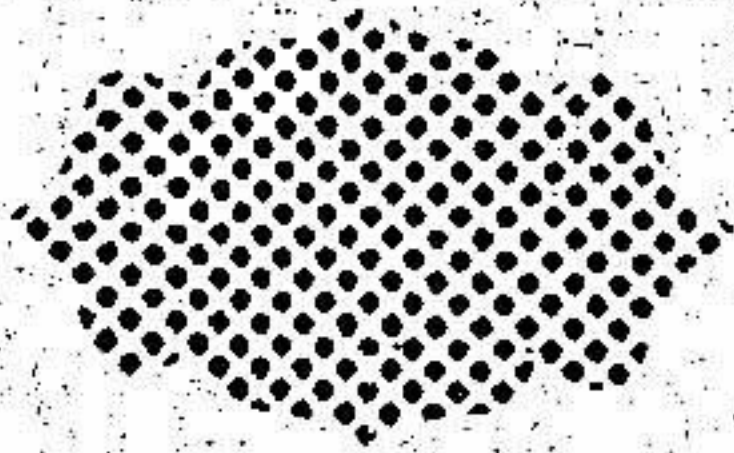
عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہوں گے

آپ کی وفات پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

اے ابن عوف!

جاؤ تم نے اس دنیا کا صاف حصہ پالیا اور اس کے

گندے حصے سے آگے بڑھ گئے۔



حرف حرف دھڑکتا ہوا
لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اترتی ہوئی !

حضرت علامہ رضی اللہ عنہما صاحب سید ریاض حسین صاحب

کی فکر تیراں سے منور اور عشق رسول میں ڈوبی ہوئی روح پرورد انقلاب انگیز
تصانیف خود پڑھیے، دوسروں کو پڑھائیے۔

قرآن حکیم کی بحال آرا اور حکمت افروز تفسیر
علمی و فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ

تبصرہ (سورہ یوسف سورہ نین)

معجم اصطلاحات

پیرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد عیسیٰ شید قدس سرہ العزیز کی محافل
نور کی حکایات مہر و محبت

سنا بل نور

اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تارکیوں میں ملت اسلامیہ
کھلے حیات جادو وال کا پیغام

صبح زندگی

خواب غفلت میں ڈوبے ہوئے افراد ملت کے
لیے دعوت عمل

صغیر انقلاب

حسب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاں نواز کیفیات
کی ایمان افروز تفصیل

پر وقار محبت عزت نواز عشق

فلسفہ عبادت پر ایک منفرد تحریر

سراغ زندگی

تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک
حسین تصنیف

حقیقت تقویٰ

◆ میلاذ النبی بیان برکت ◆ حسن السمیت ◆ فکرینات ◆ فکر شباب ◆ معیار عمل ◆ پارامنت
◆ سالم مولیٰ ابی خذیفہ ◆ ابودرداء ◆ عبدالرحمن بن عوف ◆ جعفر بن ابی طالب ◆ مصعب الخیر
◆ عباس بن عبد المطلب ◆ صہیب بن سنان ◆ بلال حبشی
◆ ابوالیوب انصاری